السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اللہ کی اور سول کی بات کو چھوڑ کر غیر اللہ کی اور غیر رسول کی بات ماننا کفر اور شرک ہے یا نہیں۔ غیر نبی کی تقلید کرنے والے کو آپ ﷺ کی شفاعت ہونے کی کسی دلیل سے ثبوت ہے۔ جب بد عتی کو حوض کوثر سے آپ ﷺ ہانک دیں گے۔ تو پھر ان کی شفاعت کیسی؟ مقلد دین کے اندر بد عتی ہے یا مشرک؟ رسول اللہ کا کلمہ پڑھتے ہوئے غیر نبی کی تقلید کرنے والا کیا مسلمان ہو سکتا ہے۔ (خریدار نمبر 10690)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قرآن شریف میں مومن کی علامت یہ بتائی گئی ہے۔

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَن يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ ۗ وَمَن يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُّبِينًا ٣٦ سورة الأحزاب

کسی ایماندار مرد یا عورت کو جائز نہیں کے اللہ اور اس کے رسول کے حکم کے بعد ان کو کوئی اختیار رہو۔'' اس آیت نے فیصلہ کر دیا ہے کہ اللہ اور ر رسول ﷺ کی بات کو چھوڑ کر غیر خدا کی بات ماننی ایمان کے خلاف ہے۔ اسی'' میں سب کچھ آگیا۔

تشریح

حضرت مولانا اسماعیل شہید اپنی کتاب تنویر العینین میں فرماتے ہیں۔

اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِّن دُونِ اللَّهِ ٣١ سورة التوبة

کاش میری سمجھ میں یہ بات آجاتی۔ کہ نبی کریم ﷺ کی صاف صریح روایات کے مقابلے میں کسی شخص کی معین تقلید کیسے جائز ہو سکتی ہے۔ جبکہ وہ رویات صراحت کے ساتھ مقلد امام کے قول کے خلاف آرہی ہیں۔ ایسی'' حالت میں امام کے قول کو نہ چھوڑنا اور احادیث صحیحہ صریحہ کو رد کر دینا اس میں ضرور شرک کی بو آتی ہے۔ جیسا کہ عدہ بن حاتم نے کہا تھا۔ یا رسول اللہ علماء۔ درویشوں۔ کو رب بنانے کا مطلب کیا ہے۔ (کہ ہم نے ان کو کبھی رب نہیں بنایا) تو آپ نے فرمایا تھا کہ رب بنانے سے مراد یہ ہے کہ جس حلال کو ان لوگوں نے حرام کر دیا۔ اس کو تم نے حرام ہی جان لیا۔ اور جس حرام کو حلال کر دیا۔ اس کو تم بھی حلال ہی جاننے لگے۔ اور درویشوں اور علماء (کا یہی رب یہی ٹھیرانا ہے۔ اعاذنا اللہ منہ (راز

دیگر

عمل تقلیدی کسی ایک حجت شرعیہ میں سے نہیں ہے۔ یعنی عمل بقول اس شخص کے کرنا کہ جس کا قول بلا دلیل شرعی کے حجت نہ ہو اس کو عمل تقلیدی کہتے ہیں۔ اور تقلید کی تعریف یہ ہے۔

التقلید العمل بقول الغیر ن غیر حجۃ معلق بالعمل والمراد بالحجۃ حجۃ من الحجج الاربع کذا فی کتب الاصول الحنفیۃ وغیرہا کما لا یخفی علی الماہر بالاصول

پس تقلید کی تعریف سے حسب اصطلاح مقلدین کی واضح ہوا کہ عمل تقلیدی دلائل اربعہ کتاب اللہ وسنت رسول اللہ ﷺ واجماع صحابہ رضوان اللہ عنہم اجمعین ومجتہدین اور قیاس صحیح متجمد مسلم الاجتہاد سے خارج ہے۔ اور یہ عمل تکلیفی شرعی اصلاً نہیں اور جو عمل بلا ادلہ اربعہ ک پایا جاوے وہ عمل تلیفی شرعی نہیں۔ وہ شرعا مردود اور باطل ہے۔ پس عمل تقلیدی بھی مردود اور باطل ہوا الحمد للہ کے بے اصل شرعی ہونا تقلید کا بموجب اصلطلاح (مقلدین کے ثابت ہوا اور یہ مقلدین پر سخت حجت ہے۔ (العاجز محمد نزیر حسین عافاہ اللہ فی الدارین فتاویٰ نزیریہ جلد 1 ص 100

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد01ص371

محدث فتویٰ